اِنَّمَا یُرِیْدُ اللّٰہُ لِیُذْھِبَ عَنْکُمُ الرِّجْسَ اَھْلَ الْبَیْتِ وَیُطَھِّرَکُمْ تَطْھِیْرًا

حدیث کساء

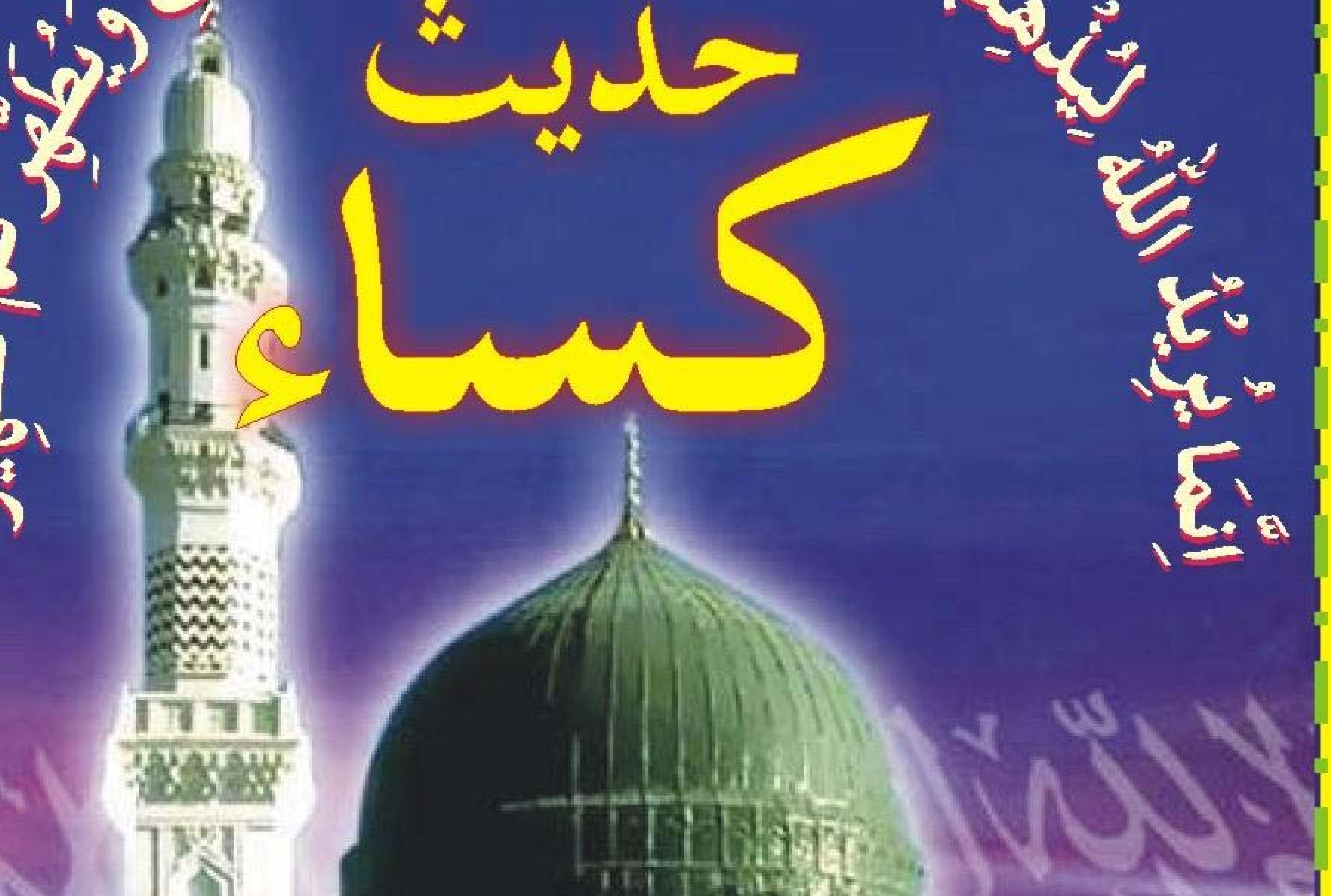

مُرتّبہ: اقتداء عسکری مغل

حدیث کساء

حدیثِ کساء فضائل و مناقب محمدؐ و آلؑ محمدؐ علیہم الصلوٰۃ والسلام کا سدا بہار مرقع ہے اور مومنین کرام کے لئے بھی فیوض و برکات کا سرچشمہ ہے۔ جیسا کہ حدیث مبارکہ کے آخری حصہ سے ظاہر ہے کہ آنحضور ﷺ کا ارشاد پاک ہے "جس محفل میں اس کی تلاوت کی جائے گی اہل محفل پر اللہ تعالیٰ اپنی رحمتیں نازل فرمائے گا۔ ملائکہ ان کیلئے طلبِ مغفرت کریں گے۔ رنجیدہ کا رنج دور ہو گا اور حاجت مند کی حاجت پوری ہو گی"

اس حدیث شریف کی برکتوں سے بہرہ مند ہونے کے لئے اوّل و آخر تین بار درود شریف پڑھ کر روزانہ یا کم از کم ہفتہ میں ایک بار خصوصاً شب جمعہ یا روز جمعہ اس کی تلاوت فرمائیں اور اللہ تعالیٰ سے پنجتن پاک کی عصمت و طہارت کے صدقہ میں اپنی حاجات طلب کریں اور مجھے بھی اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔

اس حدیث کساء سے متعلقہ لوگوں کے مرحومین اور جملہ مومنین و مومنات مرحومین کی مغفرت کے لئے سورۃ فاتحہ کی درخواست ہے۔

اقتداء عسکری مغل ای میل iaskary@yahoo.com

حدیثِ کساء کے مستند ہونے میں کسی کو کلام نہیں، علماو مفسرین نے احادیث و روایاتِ کثیرہ و متواترہ سے نقل فرمایا ہے۔ یہ حدیث مختصر طور پر مختلف طریقوں سے روایت کی گئی ہے، چند حوالے درج ذیل ہیں:۔

(۱) صحیح مسلم، کتاب فضائل صحابہ باب فضائل اہلبیت النبیؑ الجزء السابع صفحہ ۱۳۰

(۲) امام احمد بن حنبل مسند الجزء الاوّل صفحہ ۳۳۱ الجزء الثالث صفحہ ۱۰۱، ۲۰۹، ۲۸۰، الجزء الرابع صفحہ ۵، ۱۰۷، والجزء السادس صفحہ ۲۹۲، ۲۹۶، ۲۹۸، ۳۰۴، ۳۲۲۔

(۳) صحیح ترمذی ک ۴۴ سورہ ح ۷۔ ک ۴۶ ب ۳۱۔ ۶۰۔

(۴) جلال الدّین سیوطی کتاب الدر المنثور الجزء الخامس صفحہ ۱۹۸۔ ۱۹۹۔

(۵) شیخ عبد الحق محدّث دہلوی، اشعت اللمعات جلد چہارم صفحہ ۳۸۷، صفحہ ۳۷۹۔

(۶) ابو دائود الطیالسی مسند الجزء الثامن صفحہ ۲۷۴، حدیث ۲۰۵۵۔

(۷) صواعقِ محرقہ علّامہ ابن حجر مکّی، ترجمہ فارسی ”براہین قاطعہ“۔

(۸) ذیل کی حدیث عوالم العلوم شیخ عبد اللہ بنِ نوراللہ البحرانی کے نسخہ سے لی گئی ہے۔ جو انہوں نے بسندِ صحیح حضرت جابر بن عبد اللہ انصاریؓ (جو رسول پاکؐ کے جلیل القدر صحابیوں میں سے ایک تھے) سے منقول کی ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

عَنْ جَابِرِ ابْنِ عَبْدُ اللّٰهِ الْاَنْصَارِیْ

عَنْ فَاطِمَةَ الزَّهْرَآءِ عَلَيْهَا السَّلَامُ بِنْتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ سَمِعْتُ فَاطِمَةَ اَنَّهَا قَالَتْ دَخَلَ عَلَیَّ اَبِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِیْ بَعْضِ الْاَيَّامِ فَقَالَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا فَاطِمَةُ فَقُلْتُ عَلَيْكَ السَّلَامُ قَالَ اِنِّیْ اَجِدُ فِیْ بَدَنِیْ ضُعْفًا فَقُلْتُ لَهٗ اُعِيْذُكَ بِاللّٰهِ يَا اَبَتَاهُ مِنَ الضُّعْفِ فَقَالَ يَا فَاطِمَةُ اِيْتِيْنِیْ بِالْكِسَآءِ الْيَمَانِیْ فَغَطِّيْنِیْ بِهٖ فَاَتَيْتُهٗ بِالْكِسَآءِ الْيَمَانِیْ فَغَطَّيْتُهٗ بِهٖ وَصِرْتُ اَنْظُرُ اِلَيْهِ وَاِذَا وَّجْهُهٗ يَتَلَأْلَؤُ كَاَنَّهُ الْبَدْرُ فِیْ لَيْلَةِ تَمَامِهٖ وَ كَمَالِهٖ فَمَا كَانَتْ اِلَّا سَاعَةً وَّ اِذَا بِوَلَدِیَ الْحَسَنِ علیہ السلام قَدْ اَقْبَلَ وَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكِ يَا اُمَّاهُ فَقُلْتُ وَعَلَيْكَ السَّلَامُ يَا قُرَّةَ عَيْنِیْ وَثَمَرَةَ فُؤَادِیْ فَقَالَ يَا اُمَّاهُ اِنِّیْ اَشَمُّ عِنْدَكِ رَآئِحَةً طَيِّبَةً كَاَنَّهَا رَآئِحَةُ جَدِّیْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقُلْتُ نَعَمْ اِنَّ جَدَّكَ تَحْتَ الْكِسَآءِ فَاَقْبَلَ الْحَسَنُ علیہ السلام نَحْوَ الْكِسَآءِ وَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا جَدَّاهُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَ تَاْذَنُ لِیْ اَنْ اَدْخُلَ مَعَكَ تَحْتَ الْكِسَآءِ فَقَالَ وَعَلَيْكَ السَّلَامُ يَا وَلَدِیْ وَيَا

صَاحِبَ حَوْضِيْ قَدْ اَذِنْتُ لَكَ فَدَخَلَ مَعَهٗ تَحْتَ الْكِسَآءِ فَمَا كَانَتْ اِلَّا
سَاعَةً وَّ اِذَا بِوَلَدِيَ الْحُسَيْنِ عليه السلام قَدْ اَقْبَلَ وَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكِ يَا اُمَّاهُ
فَقُلْتُ وَعَلَيْكَ السَّلَامُ يَا وَلَدِيْ وَيَا قُرَّةَ عَيْنِيْ وَثَمَرَةَ فُؤَادِيْ فَقَالَ لِيْ
يَا اُمَّاهُ اِنِّيْۤ اَشَمُّ عِنْدَكِ رَآئِحَةً طَيِّبَةً كَاَنَّهَا رَآئِحَةُ جَدِّيْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ
فَقُلْتُ نَعَمْ اِنَّ جَدَّكَ وَاَخَاكَ تَحْتَ الْكِسَآءِ فَدَنَى الْحُسَيْنُ عليه السلام
نَحْوَ الْكِسَآءِ وَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا جَدَّاهُ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَنِ
اخْتَارَهُ اللهُ اَتَاْذَنُ لِيْۤ اَنْ اَكُوْنَ مَعَكُمَا تَحْتَ الْكِسَآءِ فَقَالَ وَعَلَيْكَ
السَّلَامُ يَا وَلَدِيْ وَيَا شَافِعَ اُمَّتِيْ قَدْ اَذِنْتُ لَكَ فَدَخَلَ مَعَهُمَا تَحْتَ
الْكِسَآءِ فَاَقْبَلَ عِنْدَ ذٰلِكَ اَبُو الْحَسَنِ عَلِيُّ ابْنُ اَبِيْ طَالِبٍ عليه السلام وَقَالَ
اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا بِنْتَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَقُلْتُ وَعَلَيْكَ السَّلَامُ يَا اَبَا
الْحَسَنِ وَيَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ عليه السلام فَقَالَ يَا فَاطِمَةُ اِنِّيْۤ اَشَمُّ عِنْدَكِ رَآئِحَةً
طَيِّبَةً كَاَنَّهَا رَآئِحَةُ اَخِيْ وَابْنِ عَمِّيْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَقُلْتُ نَعَمْ هَا هُوَ مَعَ
وَلَدَيْكَ تَحْتَ الْكِسَآءِ فَاَقْبَلَ عَلِيٌّ نَحْوَ الْكِسَآءِ وَقَالَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا
رَسُوْلَ اللهِ ﷺ اَتَاْذَنُ لِيْۤ اَنْ اَكُوْنَ مَعَكُمْ تَحْتَ الْكِسَآءِ قَالَ لَهٗ

وَعَلَيْكَ السَّلَامُ يَا اَخِیْ وَيَا وَصِيِّيْ وَخَلِيْفَتِيْ وَصَاحِبَ لِوَآئِيْ قَدْ اَذِنْتُ

لَكَ فَدَخَلَ عَلِيٌّ تَحْتَ الْكِسَآءِ ثُمَّ اَتَيْتُ نَحْوَالْكِسَآءِ وَقُلْتُ اَلسَّلَامُ

عَلَيْكَ يَا اَبَتَاهُ يَا رَسُوْلَ اللهِ ﷺ اَتَاْذَنُ لِیْ اَنْ اَكُوْنَ مَعَكُمْ تَحْتَ

الْكِسَآءِ قَالَ وَعَلَيْكِ السَّلَامُ يَا بِنْتِيْ وَيَا بَضْعَتِيْ قَدْ اَذِنْتُ لَكِ

فَدَخَلْتُ تَحْتَ الْكِسَآءِ فَلَمَّا اكْتَمَلْنَا جَمِيْعًا تَحْتَ الْكِسَآءِ اَخَذَ اَبِيْ

رَسُوْلُ اللهِ ﷺ بِطَرَفَيِ الْكِسَآءِ وَاَوْمَئَ بِيَدِهِ الْيُمْنٰى اِلَى السَّمَآءِ وَقَالَ

اَللّٰهُمَّ اِنَّ هٰؤُلَآءِ اَهْلُ بَيْتِيْ خَاصَّتِيْ وَحَامَّتِيْ لَحْمُهُمْ لَحْمِیْ وَدَمُهُمْ دَمِیْ

يُؤْلِمُنِيْ مَا يُؤْلِمُهُمْ وَيَحْزُنُنِيْ مَا يَحْزُنُهُمْ اَنَا حَرْبٌ لِّمَنْ حَارَبَهُمْ

وَسِلْمٌ لِّمَنْ سَالَمَهُمْ وَعَدُوٌّ لِّمَنْ عَادَاهُمْ وَمُحِبٌّ لِّمَنْ اَحَبَّهُمْ اِنَّهُمْ

مِنِّيْ وَاَنَا مِنْهُمْ فَاجْعَلْ صَلَوَاتِكَ وَبَرَكَاتِكَ وَرَحْمَتَكَ وَغُفْرَانَكَ

وَرِضْوَانَكَ عَلَيَّ وَعَلَيْهِمْ وَاَذْهِبْ عَنْهُمُ الرِّجْسَ وَطَهِّرْهُمْ تَطْهِيْرًا ۝

فَقَالَ اللهُ عَزَّوَجَلَّ يَا مَلَآئِكَتِيْ وَيَا سُكَّانَ سَمَاوَاتِيْ اِنِّيْ مَا خَلَقْتُ سَمَآءً

مَّبْنِيَّةً وَّلَا اَرْضًا مَّدْحِيَّةً وَّلَا قَمَرًا مُّنِيْرًا وَّلَا شَمْسًا مُّضِيْئَةً وَّلَا فَلَكًا

يَّدُوْرُ وَلَا بَحْرًا يَّجْرِیْ وَلَا فُلْكًا يَّسْرِیْ اِلَّا فِیْ مَحَبَّةِ هٰؤُلَآءِ الْخَمْسَةِ الَّذِيْنَ

هُمْ تَحْتَ الْكِسَآءِ فَقَالَ الْاَمِيْنُ جِبْرَآئِيْلُ يَا رَبِّ وَمَنْ تَحْتَ الْكِسَآءِ
فَقَالَ عَزَّوَجَلَّ هُمْ اَهْلُ بَيْتِ النَّبُوَّةِ وَمَعْدِنُ الرِّسَالَةِ هُمْ فَاطِمَةُ
وَاَبُوْهَا وَبَعْلُهَا وَبَنُوْهَا فَقَالَ جِبْرَآئِيْلُ يَا رَبِّ اَتَاْذَنُ لِيْٓ اَنْ اَهْبِطَ اِلَى
الْاَرْضِ لِاَكُوْنَ مَعَهُمْ سَادِسًا فَقَالَ اللهُ نَعَمْ قَدْ اَذِنْتُ لَكَ فَهَبَطَ
الْاَمِيْنُ جِبْرَآئِيْلُ وَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللهِ ﷺ اَلْعَلِيُّ
الْاَعْلٰى يُقْرِئُكَ السَّلَامَ وَيَخُصُّكَ بِالتَّحِيَّةِ وَالْاِكْرَامِ وَيَقُوْلُ لَكَ
وَعِزَّتِيْ وَجَلَالِيْ اِنِّيْ مَا خَلَقْتُ سَمَآءً مَّبْنِيَّةً وَّلَا اَرْضًا مَّدْحِيَّةً وَّلَا قَمَرًا
مُّنِيْرًا وَّلَا شَمْسًا مُّضِيْٓئَةً وَّلَا فَلَكًا يَّدُوْرُ وَلَا بَحْرًا يَّجْرِيْ وَلَا فُلْكًا
يَّسْرِيْ اِلَّا لِاَجْلِكُمْ وَمَحَبَّتِكُمْ وَقَدْ اَذِنَ لِيْٓ اَنْ اَدْخُلَ مَعَكُمْ فَهَلْ
تَاْذَنُ لِيْ يَارَسُوْلَ اللهِ ﷺ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ وَعَلَيْكَ السَّلَامُ يَا
اَمِيْنَ وَحْيِ اللهِ اِنَّهٗ نَعَمْ قَدْ اَذِنْتُ لَكَ فَدَخَلَ جِبْرَآئِيْلُ مَعَنَا تَحْتَ
الْكِسَآءِ فَقَالَ لِاَبِيْ اِنَّ اللهَ قَدْ اَوْحٰى اِلَيْكُمْ يَقُوْلُ اِنَّمَا يُرِيْدُ اللهُ
لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيْرًا ○ فَقَالَ
عَلِيٌّ عَلَيْهِ السَّلَام لِاَبِيْ يَا رَسُوْلَ اللهِ ﷺ اَخْبِرْنِيْ مَا لِجُلُوْسِنَا هٰذَا تَحْتَ الْكِسَآءِ

مِنَ الْفَضْلِ عِنْدَ اللهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَالَّذِيْ بَعَثَنِيْ
بِالْحَقِّ نَبِيًّا وَّاصْطَفَانِيْ بِالرِّسَالَةِ نَجِيًّا مَّا ذُكِرَ خَبَرُنَا هٰذَا فِيْ مَحْفَلٍ مِّنْ
مَّحَافِلِ اَهْلِ الْاَرْضِ وَفِيْهِ جَمْعٌ مِّنْ شِيْعَتِنَا وَمُحِبِّيْنَا اِلَّا وَنَزَلَتْ
عَلَيْهِمُ الرَّحْمَةُ وَحَفَّتْ بِهِمُ الْمَلَآئِكَةُ وَاسْتَغْفَرَتْ لَهُمْ اِلٰى اَنْ
يَّتَفَرَّقُوْا فَقَالَ عَلِيٌّ عَلَيْهِ السَّلَامُ اِذًا وَّاللهِ فُزْنَا وَفَازَ شِيْعَتُنَا وَرَبِّ
الْكَعْبَةِ فَقَالَ اَبِيْ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ يَا عَلِيُّ وَالَّذِيْ
بَعَثَنِيْ بِالْحَقِّ نَبِيًّا وَّاصْطَفَانِيْ بِالرِّسَالَةِ نَجِيًّا مَّا ذُكِرَ خَبَرُنَا هٰذَا فِيْ
مَحْفِلٍ مِّنْ مَّحَافِلِ اَهْلِ الْاَرْضِ وَفِيْهِ جَمْعٌ مِّنْ شِيْعَتِنَا وَمُحِبِّيْنَا
وَفِيْهِمْ مَّهْمُوْمٌ اِلَّا وَفَرَّجَ اللهُ هَمَّهٗ وَلَا مَغْمُوْمٌ اِلَّا وَ كَشَفَ اللهُ غَمَّهٗ
وَلَا طَالِبُ حَاجَةٍ اِلَّا وَقَضَى اللهُ حَاجَتَهٗ فَقَالَ عَلِيٌّ عَلَيْهِ السَّلَامُ اِذًا
وَّاللهِ فُزْنَا وَسُعِدْنَا وَ كَذَالِكَ شِيْعَتُنَا فَازُوْا وَ سُعِدُوْا فِي الدُّنْيَا
وَ الْاٰخِرَةِ وَ رَبِّ الْكَعْبَةِ ○

اردو ترجمہ

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے

جابر ابن عبد اللہ انصاری (رضی اللہ عنہ)

حضرت فاطمہ الزاہراء سلام اللہ علیہا صاحبزادیٔ رسول خدا ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت فاطمہؑ کو فرماتے سنا کہ میرے بابا جان حضرت رسول خدا ﷺ ایک دن میرے گھر تشریف لائے اور فرمانے لگے فاطمہؑ! تم پر سلام ہو میں نے جواب دیا: بابا جان! آپ پر بھی سلام ہو پھر آپ ﷺ نے فرمایا! میں اپنے جسم میں کمزوری سی محسوس کر رہا ہوں میں نے کہا: بابا جان! خدا نہ کرے جو آپ ﷺ کمزور ہوں۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا! فاطمہؑ! مجھے یمنی چادر لا کر اڑھا دو۔ چنانچہ میں یمنی چادر لے آئی اور وہ میں نے آپ ﷺ کو اڑھا دی میں برابر آپ ﷺ کی بدلتی ہوئی کیفیت کا مشاہدہ کرنے لگی ایک دم کیا دیکھتی ہوں کہ آپ ﷺ کا چہرہ مبارک چودھویں رات کے چاند کی طرح چمکنے لگا۔ ایک ساعت نہیں گذری تھی کہ میرے بیٹے حسن (علیہ السلام) آ گئے اور بولے آپ پر سلام ہو، امیّ جان! میں نے جواب دیا: تم پر بھی سلام ہو میری آنکھ کے تارے! میرے دل کے ٹکڑے! پھر وہ کہنے لگے: امیّ جان! مجھے گھر میں اپنے نانا جان رسول ﷺ کی پاک خوشبو آ رہی ہے میں نے کہا: ہاں تمہارے نانا جان چادر اوڑھے یہیں تشریف رکھتے ہیں اس پر حسن (علیہ السلام) چادر کی طرف بڑھے اور کہنے لگے: نانا جان! اے خدا کے رسول ﷺ! آپ پر سلام ہو۔ کیا مجھے اجازت ہے کہ میں بھی آپ ﷺ کے پاس چادر میں آ جاؤں۔ آپ ﷺ نے جواب دیا: تم پر بھی سلام ہو۔ میرے بیٹے! میرے حوض کے مالک! ہاں تمہیں اجازت ہے پس حسن (علیہ السلام) بھی آپ ﷺ کے پاس چادر میں پہنچ

گئے۔ ایک ساعت نہیں گزری تھی کہ میرے بیٹے حسین (علیہ السلام) آ گئے اور کہنے لگے۔ سلام ہو آپ پر اے امیّ جان! میں نے جواب دیا: تم پر بھی سلام ہو۔ میرے بیٹے! میری آنکھ کے تارے! میرے لختِ جگر! پھر وہ مجھ سے کہنے لگے: امیّ جان! مجھے گھر میں اپنے نانا جان رسول اللہ ﷺ کی سی پاک خوشبو آ رہی ہے میں نے کہا! ہاں تمہارے نانا جان اور بھائی جان دونوں چادر کے اندر ہیں اس پر حسین (علیہ السلام) چادر کے قریب گئے اور بولے: آپ ﷺ پر سلام ہو نانا جان! آپ ﷺ پر سلام ہو اے خدا کے مختار نبی ﷺ! کیا آپ ﷺ کی اجازت ہے کہ میں بھی آپ دونوں کے پاس چادر میں آ جاؤں؟ آپؐ نے فرمایا! تم پر بھی سلام ہو۔ میرے بیٹے! میری امت کو بخشوانے والے۔ تمہیں اجازت ہے پس حسین (علیہ السلام) بھی ان دونوں کے پاس چادر میں داخل ہو گئے۔ اسی اثناء میں ابو الحسن علیؑ ابن ابی طالب آ گئے اور بولے: تم پر سلام ہو اے رسول اللہ ﷺ کی بیٹی میں نے جواب دیا: آپ پر بھی سلام ہو اے ابو الحسن! اے امیر المؤمنین (علیہ السلام) پھر وہ کہنے لگے: فاطمہ! مجھے گھر میں اپنے بھائی، اپنے عم زاد رسول خدا ﷺ کے جیسی پاکیزہ خوشبو آ رہی ہے میں نے جواب دیا: ہاں وہ آپکے دونوں بیٹوں سمیت چادر کے اندر ہیں۔

پھر علی (علیہ السلام) چادر کے قریب گئے اور بولے: آپ ﷺ پر سلام ہو یا رسول اللہ ﷺ! کیا مجھے بھی اجازت ہے کہ میں آپ ﷺ کے پاس چادر میں آ جاؤں؟ بابا جان نے ان سے فرمایا: تم پر بھی سلام ہو۔ میرے بھائی اور میرے وصی میرے جانشین اور میرے علم بردار! تمہیں اجازت ہے۔ پس علی (علیہ السلام) چادر میں داخل ہو گئے۔ پھر میں چادر کے قریب گئی اور کہا سلام ہو آپ پر اے بابا جان! یا رسول اللہ! ﷺ کیا مجھے بھی اجازت ہے کہ آپ کے پاس چادر میں آ جاؤں؟ بابا جان نے فرمایا! تم پر بھی سلام ہو میری بیٹی! میرے جگر کے ٹکڑے! تمہیں بھی اجازت ہے پس میں بھی چادر میں داخل ہو گئی۔

جب ہم سب چادر میں اکٹھے ہو گئے تو بابا جان نے چادر کے دونوں کناروں کو پکڑا اور اپنے دائیں ہاتھ سے آسمان کی طرف اشارہ کر کے فرمایا! اے اللہ یہ میرے اہل بیت اور میرے خاص لوگ اور میرے حامی ہیں ان کا گوشت میرا گوشت اور ان کا خون میرا خون ہے جو انہیں ستاتا ہے وہ مجھے ستاتا ہے اور جو انہیں رنجیدہ کرتا ہے وہ مجھے رنج پہنچاتا ہے میں اس سے لڑوں گا جو ان سے لڑے گا اور اس سے صلح رکھوں گا جو ان سے صلح رکھے گا اور جو ان سے دشمنی رکھے گا میں بھی اس سے دشمنی رکھوں گا اور میں بھی اس سے محبت رکھوں گا جو ان سے محبت رکھے گا کیونکہ یہ مجھ سے ہیں اور میں ان سے ہوں (اے خدا) تو اپنی صلوٰات اور برکات اور رحمت اور بخشش اور خوشنودی میرے لیے اور ان کیلئے قرار دے ان سے نجاست کو دور رکھ اور انہیں نہایت پاک و پاکیزہ رکھ۔

پھر خدائے بزرگ و برتر نے فرمایا: اے میرے فرشتو! اور اے میرے آسمانوں میں رہنے والو! میں نے یہ مضبوط آسمان اور پھیلی ہوئی زمین اور روشن چاند اور چمکتا سورج اور گھومتے سیارے اور چھلکتا سمندر اور تیرتی کشتی، یہ ساری چیزیں انہیں پانچ افراد کی خاطر اور انہیں کی محبت میں پیدا کی ہیں جو اس چادر کے نیچے ہیں اس پر جبرائیل امین (علیہ السلام) نے پوچھا: پروردگار! یہ چادر اوڑھنے والی ہستیاں کون ہیں؟ (اس پر) خداوند عالم نے فرمایا: یہ نبی ﷺ کے اہل بیت اور رسالت کا خزینہ ہیں۔ یہ فاطمہ (سلام اللہ علیہا) ہیں ان کے والد بزرگوار، ان کا شوہر اور ان کے دو بیٹے ہیں۔ جبرائیلؑ نے عرض کیا: اے میرے پروردگار! کیا مجھے اجازت ہے کہ میں بھی زمین پر اتروں اور ان کے ساتھ شامل ہو کر چھٹا فرد بن جاؤں خدا نے فرمایا: ہاں تمہیں اجازت ہے۔

پس جبرائیلؑ امین (زمین پر) اترے اور کہنے لگے: سلام ہو آپ پر اے خدا کے رسول! ﷺ خدائے بزرگ و برتر آپ ﷺ کو سلام کہتا ہے اور آپ کو درود اور احترام سے سرفراز فرماتا ہے اور آپ ﷺ سے فرماتا ہے کہ مجھے اپنی عزت اور جلال کی قسم! میں نے یہ مضبوط آسمان اور پھیلی ہوئی

زمین اور روشن چاند اور چمکتا ہوا سورج اور گھومتے سیارے اور چھلکتا سمندر اور تیرتی کشتی یہ ساری چیزیں صرف آپ ﷺ کی محبت اور صدقے میں پیدا کی ہیں اور خدا نے مجھے اجازت دی ہے کہ میں بھی آپ ﷺ کے پاس چادر کے اندر آ جاؤں، یا رسول اللہ کیا آپ بھی مجھے اجازت دیتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اور تم پر بھی سلام ہو اے خدا کی وحی کے امین: ہاں! تمہیں بھی اجازت ہے پھر جبرائیلؑ بھی ہم لوگوں کے ساتھ چادر میں آ گئے۔ اس کے بعد جبرائیل (علیہ السلام) نے میرے بابا جان سے کہا: خدا آپ لوگوں کو وحی بھیجتا ہے اور کہتا ہے کہ "واقعی خدا نے یہ ارادہ کر لیا ہے کہ آپ اہلبیت (علیہم السلام) سے نجاست کو دور رکھے اور آپ لوگوں کو پاک و پاکیزہ رکھے" تب علی (علیہ السلام) نے بابا جان سے کہا: "مجھے بتائیے کہ اس چادر کے اندر آ جانا خدا کے نزدیک کیا فضیلت رکھتا ہے" رسول خدا ﷺ نے فرمایا! اُس ذات کی قسم! جس نے مجھے نبی بنایا اور لوگوں کی نجات کی خاطر مجھے رسالت کے لئے منتخب کیا اہل زمین کی جس محفل میں ہمارے شیعہ اور دوست دار اکٹھے ہوں گے اور ہماری یہ حدیث بیان کریں گے تو ان پر خدا کی رحمت نازل ہو گی فرشتے ان کو حلقے میں لے لیں گے اور جب تک وہ لوگ محفل سے رخصت نہیں ہو جائیں گے، ان کے گناہوں کی بخشش کیلئے دعا کرتے رہیں گے اس پر علی (علیہ السلام) نے کہا: خدا کی قسم! ہم اس وقت کامیاب ہو گئے اور ہمارے شیعہ بھی کامیاب ہو گئے۔ پھر رسول خدا ﷺ نے فرمایا! اے علی (علیہ السلام) اس ذات کی قسم جس نے مجھے سچا نبی بنایا اور لوگوں کی نجات کی خاطر رسالت کے لئے منتخب کیا، اہل زمین کی جس کسی محفل میں ہمارے شیعہ اور دوست دار اکٹھے ہوں گے اور ہماری یہ حدیث بیان کریں گے اس میں جو کوئی دکھی ہو گا، خدا اس کا دکھ دور کرے گا، جو غم زدہ ہو گا اس کو غم سے چھٹکارا دے گا، اور جو کوئی حاجت مند ہو گا خدا اس کی حاجت پوری کر دے گا پھر علی (علیہ السلام) نے فرمایا! بخدا: ہم نے اس وقت کامیابی اور برکت پائی۔ اور اس طرح ہمارے شیعہ بھی کامیاب ہوئے اور خوش نصیب ٹھہرے ۔ دنیا اور آخرت میں اور کعبے کے رب کی قسم ۔

منظوم ترجمہ

ذاتِ خدا سے افضل و برتر کوئی نہیں
بعد از خدا رسول سے بڑھ کر کوئی نہیں

مختار کائنات ہیں شہنشاہ اُمم
ختم الرسلؐ حبیب خداوند ذوالکرم

بنت جناب شاہ رسالتؐ ہیں فاطمہؑ
شہزادیِ جناں گل جنت ہیں فاطمہؑ

مختارِ کائنات کے داماد ہیں علیؑ
جانِ بہار گلشن ایجاد ہیں علیؑ

جان علیؑ و فاطمہ زہراؑ حسنؑ حسینؑ
شہزادگانِ کون و مکان نور مشرقین

ان کی ثناء میں کیوں نہ زبان بشر ہو لال
خود جن کا مدح خواں ہو خداوند ذوالجلال

دولت سرائے فاطمہ زہراؑ میں ایک دن
داخل ہوئے رسولؐ خدا شاہِ انس و جن

کہنے لگے کہ اے میری شاہ پارہ ءِ جگر
پاتا ہوں اپنے جسم میں کچھ ضعف کا اثر

بولیں بتولؑ آپؐ کو خالق جہان میں
رکھے ہر ایک ضعف سے حفظ و امان میں

پھر یوں گُہر فشاں ہوئے محبوب کبریا
وہ چادر یمانی مجھے لا کے دو اُڑھا

جب دخترِ حبیبؐ خداوند ذوالمنن
چادر اُڑھا چکی تو وہاں آ گئے حسنؑ

ماں کو سلام کر کے ہوئے یوں گہر فشاں
خوشبو میں اپنے نانا کی ہوں سونگھتا یہاں

فرمایا فاطمہؑ نے کہ ہاں اے میرے قمر
لیٹے ہوئے ہیں زیر ِکساء سید البشرؐ

یہ سنتے ہیں وہ سروِ ریاضِ رسولؐ ربّ
بعد از سلام نانا سے بولا بصد اَدب

کیا میں بھی آؤں آپؐ کی کملی میں نانا جان
بولے نبیؐ کہ آ میرے آرامِ جسم و جان

داخل ہوئے کساءِ یمانی میں مجتبیٰؑ !
صلوٰۃ بر محمدؐ و بَر آلِ مُصطفیٰ

اتنے میں آئے گھر میں شہنشاہِ مشرقین
یعنی شہید کرب و بلا حضرت حسینؑ

ماں کو سلام کر کے ہوئے یوں گہر فشاں
خوشبو میں اپنے نانا کی ہوں سونگھتا یہاں

فرمایا فاطمہؑ کہ ہاں اے میرے قمر
لیٹے ہوئے ہیں زیر کساء سید البشرؐ

یہ سنتے ہی وہ سروِ ریاض رسولؐ ربّ
بعد از سلام نانا سے بولا بصد اَدب

کیا میں بھی آؤں آپؐ کی کملی میں نانا جان
بولے نبیؐ کہ آمیرے آرامِ جسم و جان

داخل ہوئے کساءِ میں شہنشاہ کربلا
صلوٰۃ بر محمدؐ و بَر آلِ مُصطفیٰ

اتنے میں آئے گھر میں امامِ فلک وقار
نفسِ نبیؐ علیؑ ولی شیر کردگار

بعد از سلام پوچھا کہ اے مادر حسنؑ
گھر میں بَسی ہے نکہتِ پیغمبرِ زمنؐ

فرمایا فاطمہؑ نے کہ حضرت نے سچ کہا
لیٹے ہوئے ہیں زیرِکساء شاہ ِ انبیاء

یہ سنتے ہی جناب امام فلک مقام
بولے رسولؐ پاک سے جاکر پس از سلام

اے فخر مرسلینِ سلف شاہِ انبیاء
داخل ہوں میں کساء میں اگر اِذن ہو عطا

فرمایا مصطفی نے کہ اے فخر اولیاء
تم بھی شتاب آکے بنو زینت کساء

داخل ہوئے کساءِ یمانی میں مرتضیٰؑ
صلوٰۃ بر محمدؐ و بَر آلِ مُصطفیٰ

پھر دختر رسولؐ کساء کے قریں گئیں
بعد از سلام پوچھا کہ اے فخر مرسلینؐ

کیا میں بھی آؤں آپؐ کی کملی میں بابا جان
بولے رسولؐ شوق سے اے نازشِ جناں

داخل ہوئیں کسائے یمانی میں فاطمہؑ
صلوٰۃ بر محمدؐ و بر آلِ مُصطفیٰ

اِک جا ہوئے جو کملی میں انوار پنجتنؑ
آئی ندائے غیب خداوند ذوالمنن

اے قدسیان عرش نشینانِ محترم
ہے عزت و جلال کی اپنے مجھے قسم

میں نے جو یہ زمین بچھائی ہے بے گماں
چرخی جو آسماں کی چلائی ہے بے گماں

شمس و قمر سے چرخ کو پر نور ہے کیا
تاروں سے شب کی بزم کو معمور ہے کیا

جاری کیا ہے بحر، رواں کی ہیں کشتیاں
اصلاً نہ کوئی فعل عبث ہے نہ رائیگاں

سَب کچھ انہیں کے پاسِ محبت میں ہے کیا
زیرِ کساء جو آج زمیں پر ہیں ایک جا

رُوح الامیںؑ نے عرض کی یہ پیشِ کردگار
یہ کون ہستیاں ہیں کہ جن کا ہے یہ وِقار

فرمایا اہلبیتِ نبوت یہی تو ہیں
اور معدن رسالت و عصمت یہی تو ہیں

زہراؑ ہے اور فاطمہ زہراؑ کا ہے پدر
شوہر ہے فاطمہؑ کا اور اس کے دو پسر

یہ سن کے جبرائیل نے کی حق سے التجاء
پروردگار گر تو اجازت کرے عطاء

تیرے کرم سے ہوکے ہم آغوشِ مُدعا
بن جاؤں میں بھی پنجتن پاکؑ کا چھٹا

فرمایا حق نے میں نے اجازت خوشی سے دی
نازل ہوئے زمین پہ پھر جبرائیل بھی

رُوح الامیںؑ بہ اذنِ خدا جانب کساء
متوجہ ہو کے کہنے لگے اے شہِ ہُدیٰ

اِس خادمِ قدیم کی تسلیم ہو قبول
داخل ہوں میں کساء میں اگر اذن ہو حصول

فرمایا مصطفیؐ نے اجازت ہے جبرائیلؑ
یہ بزم اہل بیت رسالتؐ ہے جبرائیلؑ
یہ سن کے جبرائیلؑ بھی کملی میں آ گئے
کہنے لگے جناب رسالتؐ مآب سے

اے فخر مرسلین سَلف شاہِ انبیاء
یوں کہہ رہا ہے آپؐ سے اب ربِّ دوسرا
بعد از درود بعد از سلام اے شہِ اُمم
ہے عزت و جلال کی اپنے مجھے قسم

میں نے جو یہ زمین بچھائی ہے بے گماں
چرخی جو آسماں کی چلائی ہے بے گماں
شمس و قمر سے چرخ کو پر نور ہے کیا
تاروں سے شب کی بزم کو معمور ہے کیا

جاری کیا ہے بحر، رواں کی ہیں کشتیاں
اصلاً نہ کوئی فعل عبث ہے نہ رائیگاں
سب کچھ انہیں بزرگوں کی اُلفت میں ہے کیا
زیر کساء جو آج زمیں پر ہیں ایک جا

پھر بولے جبرائیل پس از تحفہ ءِ سلام
خلاقِ کل نے آپؐ کو بھیجا ہے یہ پیام

اے اہلبیتؑ پاک اِرادہ ہے یہ میرا
رکھوں ہر ایک رجس سے پاک آپؑ کو سدا

منشائے خاص مالکِ تقدیر ہے یہی
وجہِ نزولِ آیہ تطہیر ہے یہی

خود بھیجتا ہے خالق کونین بھی سدا
صلوٰۃ بر محمدؐ و بَر آلِ مُصطفیٰ

فرمایا مصطفی نے کہ معبود کی قسم
اور اُس کی ذات برتر و محمود کی قسم

پہنا کے جس نے خلعت پیغمبری ہمیں
ہر خشک و تر پہ کی ہے عطا برتری ہمیں

جس نے ہمیں مرقع عصمت بنا دیا
کُل عالمین کے لئے رحمت بنا دیا

ہو ذکر اس حدیث کساء کا جہاں جہاں
فرش زمیں کی جس کسی محفل میں بے گماں

جس میں ہمارے چاہنے والے شریک ہوں
اور دوستی نباہنے والے شریک ہوں

گر اُن میں غمزدہ کوئی ہوگا تو بالیقین
دے گا نجات غم سے اُسے رب العالمین

بولے علیؑ خدا کی قسم اس میں شک نہیں
شیعہ بھی کامراں ہوئے اور ہم بھی بالیقیں

فرمایا مصطفیٰ نے کہ معبود کی قسم
اور اُس کی ذات برتر و محمود کی قسم

پہنا کے جس نے خلعت پیغمبری ہمیں
ہر خشک و تر پہ کی ہے عطا برتری ہمیں

اور جس نے ہم کو صاحب عصمت بنا دیا
دونوں جہاں کے واسطے رحمت بنا دیا

ہو ذکر اس حدیث کساء کا جہاں جہاں
فرش زمیں کی جس کسی محفل میں بے گماں

جس میں ہمارے چاہنے والے شریک ہوں
حق وفا نباہنے والے شریک ہوں

وہ سب کے سب ہوں اپنے مقاصد میں کامراں
نازل ہوں اُن پہ رحمتِ خلاق دو جہاں

گر اُن میں غمزدہ کوئی ہوگا تو بالیقین
دے گا نجات غم سے اُسے رب العالمین

حاجت طلب کرے گا اگر کوئی دیندار
ہوگا خدا کی شان کرم سے وہ کامگار

بولے علیؑ خدا کی قسم اس میں شک نہیں
شیعہ بھی کامراں ہوئے اور ہم بھی بالیقیں

ہم اور ہمارے چاہنے والے بفضل ربّ
دنیا و آخرت میں ہوئے کامیاب سب

سیفیؔ اُٹھا کے پیش خدا ایک بار ہاتھ
دیکھو خدا کی شان کرم کے ہزار ہاتھ

پرودگار فاطمہؑ زہرا کا واسطہ
جنت کی شاہ زادیءِ عُلیا کا واسطہ

پروردگار واسطہ تیرے حبیبؐ کا
معراج عرش پاک جسے تو نے کی عطا

بہر جناب حیدرؑ کرار نامدار
بہر جنابِ شبرؑ و شبیرؑ ذی وقار
بہرِ ذوات پنجتنؑ اے رَبِّ پاک ذات
اہلِ ولا کو دے غم و آلام سے نجات

وقت اجل زبان پہ ناد علیؑ رہے
دل پر علیؑ کے نام کا نقشہ جلی رہے
ہم سب کو دو جہاں کی سعادت نصیب ہو
عتباتِ عالیہ کی زیارت نصیب ہو

The Event Of The Blanket
(Hadis Al-Kisa)

Verily Allah intends but to keep off from you uncleanness, O you Ahl ul Bayt, and purify you with a thorough purification. (Ahzab:33)

The time, occasion and people concerned in connection with the revelation of the above noted Ayah (verse) have been discussed and made known in many authentic books of the Muslim scholars.

The one and only reference available to the commentators is the event of the blanket (Hadis Al-Kisa).

The “Event of the Blanket” (Hadis al Kisa) has been written by the following authors whom the Muslim Ummah acclaims with one voice.

(1) Ahmad bin Muhammad bin Hanbal (241 H), “Musnad” (Egypt: 1313 H) Pages 259, 285, 292.

(2) Muslim bin Hajjaj Nayshapuri (281 H) “Sahih Muslim” (Egypt: 1349) Vol. 4 page 118.

(3) Abi Isa Muhammad Tirmizi (275 or 279 H) “Sahih Tirmizi” (Sharah Ibnu Arabi) (Egypt: 1352 H) Vol. 13 pages 200, 248.

(4) Ahmed Ibne Shu-ayb Nisai (303 H) “Kgasa-is” (Egypt: 1348 H) Page 4.

(5) Ibne Jarir Tabari (310 H) “Tafsir Tabari” (Jama ul Bayan fi Tafsir il Quran) (Egypt: 1331 H) Vol. 22 page 5.

(6) Sulayman bin Ahmad Al Tibrani (360 H) “Al Mu-jam Al Saghir” (Dehli: 1311 H) Pages 34, 75.

(7) Hakim Nayshapuri (405 H) “Al Mustadrek” (Hyderabad Deccan : 1334 H) pages 146, 147, 148.

(8) Yusuf bin Abdullah ibni Abdul Birr (463 H) “Al Isti-ab” (Hyderabad daccan : 1336 H) Vol. 2, page 460.

(9) Ali bin Ahmad Al Wahidi (468 H) “Ashab ul Nuzul” (Egypt: 1315 H) pages 266, 267.

In this book, the event reported by Jabir bin Abdullah Ansari, one of the most reliable companions of the Holy Prophet (mentoned in the “Awalim al Ulum” by Shaykh Abdullah bin Nurullah Al-Bahrayni), has been reproduced.

In view of the concluding discourse of the Holy Prophet and the conclusive declaration of Imam Ali ibna Abi Talib, quoted in the “event of the Blanket”, it is but natural that the “followers and devotees of Muhammad and Aale Muhammad” recite the text of the tradition every day, or at least once in a week, on the night of every Friday.

In the name of Allah, the Beneficent, the Merciful.

With reference to Fatimah Zahra SA, the daughter of the Messenger of Allah, {it is reported by Jabir bin Abdullah Ansari},

that she said:

One day my father, the Messenger of Allah came into (my house) and said “Fatimah! Peace be on you,”

“Peace be on you too.”

I replied.

“I am not feeling well.” He said.

“May Allah keep you safe from weakness, O my father,” I prayed.

“Fatimah! Please bring the Yamani Blanket and spread it over me,” He said.

So I brought the Yamani Blanket and covered him with it. It was shining bright like a full moon in its full glory and splendour.

Then, not a moment passed before my son, Hassan, walked in and said:

“Peace be on you, mother.”

“Peace be on you too, my dearest, my sweet heart” I answered.

“I breathe the pure aroma of the Messenger of Allah, my grandfather, coming from your” He observed.

“True, your grandfather is under the blanket.” I confirmed.

Hassan went near his grandfather {covered with the blanket} and said:

“Peace be on you, grandfather, the Messenger of Allah, may I join you under the blanket?”

“Peace be on you, my son, my companion at the spring of Kawsar, come in.”

He went inside the blanket.

Then, not a moment passed, before my son, Hussain walked in and said:

“Peace be on you, mother.”

“Peace be on you too, my dearest, my sweet heart” I answered.

“I breathe the pure aroma of the Messenger of Allah, my grandfather, coming from you” He observed.

“True, your grandfather and your brother are under the blanket.” I confirmed.

Hussain went near the blanket, under which his grandfather was resting with his brother and said:

“Peace be on you, grandfather, the choice of Allah, may I join you both under the blanket?”

“Peace be on you, my son, the defender of my people cone.”

He went inside the blanket.

In that instant Abul Hassan, Ameeral Momineen, Ali ibne Abi Talib, stepped in and said:

“Peace be on you, O the daughter of the Messenger of Allah!”

“Peace be on you too, Abul Hassan, Ameeral Momineen.” I answered.

“Fatimah, I breathe the pure aroma of my brother, the son of my uncle, the Messenger of Allah, coming from you!” He observed.

“True, he is under the blanket with your sons” I confirmed.

Ali went near the blanket and said:

“Peace be on you, the Messenger of Allah, may I join you (all) under the blanket?

“Peace be on you, my brother, the executor of my will, my successor, my standard bearer, come in.”

Ali went inside the blanket.

Then I went near the blanket and said:

“Peace be on you, my father, the Messenger of Allah, may I join you (all), under the blanket?”

“Peace be on you: my daughter, my darling, come.”

I went inside the blanket.

As soon as all of us united under the blanket, my father, the Messenger of Allah, held the two ends of the blanket and raised his right hand toward the heaven and said:

“O Allah! These are my Ahlul Bayt, very special to me, my near and dear ones, my own flesh and blood; who so annoys them disturbs me; who so makes them said makes me unhappy. I make war on those who carry on hostilities against them; I am well disposed towards those who make their peace with them; I oppose those who run counter to them; I favour those who love them. They are from me and I am from them. So send Thy blessings, benefits, mercy, protection and favours on me and on them, and keep off from them uncleanness, and purify them with a through purification.”

Thereupon The Almighty and the Glorious Allah said:

“O My angels and the dwellers of the heavens, verily I have not created the indeclinable sky, the leveled earth, the bright moon, the resplendent sun, the rotating cosmic system, the flowing seas, and the sailing ship, but for the sake of and in the love of the Five souls lying underneath the blanket.”

The trusted Jabrail asked:

“O Lord! Who are under neeth the blanket?”

The Almighty and the Glorious replied:

“Thy are the ‘Ahl ul Bayat’ of the Prophet, the custodians of the Message; they are – Fatimah, her father, her husband and her sons.”

Jabrail (submissively) asked:

“O Lord! May I descend on the earth and be the sixth with them?”

“Yes, I give you permission,” said Allah.

The trusted Angel, Jabrail, came down (on the earth), and said:

“Peace be on you, O the Messenger of Allah, The Highest High says: Peace be on you. And distinguishes you with greetings and blessings.

He tells you:

“In the name of My majesty and Glory, verily, I have not created the indeclinable sky, the leveled earth, the bright moon, the resplendent sun, the rotating cosmic system, the flowing seas, and the sailing ship, but for your sake and in your love.”

And He has also given me permission to be with you. So may I have your permission, O the Messenger of Allah.”

The Messenger of Allah replied:

“Peace be on you, O the custodian of Allah’s revelation, come in and join (us),”

Jabrail came in and joined us under the blanket.

He told my father:

“Verily, Allah has sent a revelation to you, He says:

“Verily Allah’s wish is but to keep off from you uncleanness, O Ahl ul Bayt, and purify you (with) a thorough purification.”

Ali asked my father:

“O Messenger of Allah, tell us that which makes our assembly under this blanket an event of surprising excellence (in the eyes of) Allah.”

The Prophet replied:

“In the name of He who sent me as a truthful Prophet, and chose me as a redeemer to convey His Message, I declare that no assembly of our followers and devotees, on the earth, where this event is narrated, shall spend a single moment but the mercy of Allah will envelop them, then and there; and countless angels of Allah shall pray for the remission of their sins till the group of the faithful disperse.”

Ali declared:

“Well then, by the Lord of the Kaa’bah, we have attained our end, and have been rendered successful, so also our followers!”

The Holy Prophet said again:

“O Ali! In the name of He who sent me as a truthful Prophet, and chose me as a redeemer to convey His Message, I declare that in any of the assemblies of our followers and devotees, on the earth, where this event is narrated, there could not be a grief-stricken among them, but Allah dispels his worries; nor there could be a downcast, among them, but Allah disperses his sorrows; nor there could be a needy, among them, but Allah meets his demands.”

Then Ali observed:

“In this case then, by Allah, we have attained our end, and found our happiness; and likewise our followers have attained their end and found their happiness in this World and in the Hereafter, in the name of the Lord of the Kaa’bah.”

Ahl al-Kisa

From Wikipedia, the free encyclopedia
http://en.wikipedia.org/wiki/Ahl_al-Kisa

Ahl al-Kisā' (Arabic: أهل الكساء *People of the Cloak*) refers to the Islamic prophet Muhammad, his daughter Fatimah, his cousin and son-in-law Ali, and his two grandsons Hasan and Husayn. They are also referred to as **Āl al-'Abā** (Arabic: آل العبا) or **Panj-tan-e Āl-e Abā** (Persian: پنج تن آل عبا) or simply **Panj tan** (Persian: پنج تن, meaning *the five*). The origin of this belief is found in the *Hadith of the Event of the Cloak* and the *Hadith of Mubahala*, this hadith is widely accepted as authentic by Shi'i Muslims, with only some Sunni Muslims accepting the interpretation.

Hadith of The Cloak

The Hadith of The Cloak (Arabic: حديث الكساء *Hadith-e-Kisa*) refers to the *Ahl al-Kisa*. The hadith is an account of an incident where Muhammad gathered Hassan ibn Ali, Husayn ibn Ali, Ali and Fatimah under his cloak. This is mentioned in several hadiths, including Sahih Muslim, where Muhammad is quoted as saying the phrase Ahl al-Bayt (meaning Muhammad's Household or, literally, people of the house) from the second part of verse 33:33 of the Qur'an, the verse called "Ayat al-Tathir" or "the verse of purification".

This is a central hadith in terms of the differences between Shi'ite and Sunni Muslims (along with few more hadiths and Verses in the Qur'an) as it is the foundation for the Shi'i claim that Governorship of Muslims should reside only with the direct line of Muhammad through Fatimah and Ali, as well as being the basis for their further claims that certain of the descendants of Muhammad are infallible: points on which Sunni Muslims strongly disagree. They claim that the term has a broader meaning that does not invest any such authority in Muhammad's family exclusively and that it is possible for any right-living person of faith to attain such spiritual purity or authority.

Sunni view

Regarding the hadith, Sunnis dispute that it was about the spiritual importance or authority of Muhammad's wives and their children or servants (members of their Household - 'Bayt' means house), for in the verse some unauthentic Sunni hadiths nonetheless relate the legacy of Muhammad to the definition of Ahl al-Bayt. But its not for the physical succession.

A narration attributed to 'A'isha reports:

> “ that Allah's Apostle (may peace be upon him) went out one morning wearing a striped cloak of the black camel's hair that there came Hasan b. 'Ali. He ”

wrapped him under it, then came Husain and he wrapped him under it along with the other one (Hasan). Then came Fatima and he took her under it, then came 'Ali and he also took him under it and then said: Allah only desires to take away any uncleanliness from you, O people of the household, and purify you (thorough purifying)"

Sunnis tend to view this as Sahih and have included it in Sahih Muslim[1]

Shia view

Shi'a writers claim that the narrative shows that Muhammad, Fatima, Ali, Hasan and Husayn are the sole members of "Ahl al-Bayt" or "People of the House." Shias view this as an illustration of God's confirmation of the purity and sinlessness of the five "Ahl al-Bayt." This, and other events, leading to the doctrine of the sinlessness of the Ahl al-Bayt and that Ahl al-Bayt are given the exclusive guardianship of Islam by Allah, since they alone are sinless.

This is a very important hadith for Shia Muslims, along many more *ahadith* and verses in the Qur'an, as the foundation for the Shia claim that governorship of the Muslim community should be only in the posterity of Muhammad as the base for claims that some descendants of Muhammad are infallible (ismah).

Summary of the arguments

Sunni Scholars hold that the wives of Muhammad were included in the second part of the verse 33:33, since they are addressed in the beginning of verse 33:33. Sunnis reject the notion that the end of this verse would be a stand-alone blessing, meant exclusively for Muhammad, Ali, Fatima, Hasan and Husain, as they have in mind the context of the verse as a whole and the one preceding it.

The Shia counter-argument claims that the verse itself says "only", implying that the blessing of this merit is exclusive to a single group and one other than the wives. i.e., Allah desires to keep away the uncleanness from "only" you, "O people of the House", and not from anyone else, and this is why the six stern commandments of the other verses are given to the wives, because they are not protected and must act accordingly; the "people of the house", on the other hand, need no such instructions. The Shi'a also point out that the rhetoric changes to a masculine tone in the final part of the verse whereas is was feminine before that.

Gender

Shias also argue that the first part of the verse addresses a person or group in the feminine gender, while the second part addresses in the masculine gender, meaning that at least one person in the group is a male.

Institute for Ismaili Studies in London's researcher Wilfred Madelung[2] makes the following observation on the verse of purification: "Who are the 'people of the house' here? The pronoun referring to them is in the masculine plural, while the preceding part of the verse is in the feminine plural. This change of gender has evidently contributed to the birth of various accounts of a legendary character, attaching the latter part of the verse to the five People of the Mantle (ahl al-kisā'): Muhammad, 'Ali, Fātima, Hasan and Husayn. In spite of the obvious Shí'ite significance, the great majority of the reports quoted by al-Tabari in his commentary on this verse support this interpretation." Madelung, The Succession to Muhammad, p. 14-15.[1]

The Incident of Mubahala

According to the Sunni hadith collections, it is narrated that during the 9th - 10th year after hijra an Arab Christian envoy from Najran (currently in northern Yemen and partly in Saudi Arabia) came to the Muhammad to argue which of the two parties erred in its doctrine concerning Jesus (Quran 3:61). Muhammad offered to do the Arabic tradition known as *Mubahala*, where each conflicting party should cover themselves, and together all parties ask God sincerely to destroy and inflict with curses on the lying party and their families. Muhammad, to prove to them that he is a prophet, brought his daughter Fatimah and his surviving grandchildren, Hasan and Hussein, and Ali ibn Abi Talib and came back to the Christians and said this is my family (*Ahl*) and covered himself and his family with a cloak.[3]

The Shia claim that this authentic hadith proves whom the Quran is referring to when it mentions the Ahlul-Bayt (Arabic: أهل البيت or Household), which includes only Ali, Fatimah, and their descendants.[4] Sunni dispute that this verse was about Muhammad's wives and their children and even their servants.

Shia View

The Shia celebrate this event as *Eid-e Mubahala*.[5] This *hadith* provides the background for the "purification verse" or *ayah al-tatheer* from surah Al-Ahzab in the Quran wherby Allah explicitly identified who are the *Ahlul Bayt*:

"And abide quietly in your homes, and do not flaunt your charms as they used to flaunt them in the old days of pagan ignorance; and be constant in prayer, and render the purifying dues, and pay heed unto Allah and His Apostle: Allah wishes to remove all filth and impurity from you, O People of the House of the Prophet, and to render you utterly free of all pollution." (33:33)[6]

The tradition about this *hadith* goes from different sources to Fatimah, the daughter of Muhammad. She narrated that once her father visited her home, he had fever and was not feeling well, he asked for a Yemeni cloak which Fatimah brought to him and folded it around him. Later he was joined in that Yemeni cloak by his grandsons Hasan and Hussein, who were followed by their father Ali ibn Abi Talib, who was cousin and son-

in-law of Muhammad. Finally Fatimah asked the permission to enter that cloak. When all five of them joined together under the cloak, Muhammad narrated the Quranic verse 33:33 to those under the cloak that all five of them are chosen ones, and he further stated that he wants from Allah to keep all impurities out of reach and away from all of us. Muhammad then prayed to Allah to declare all five of them as his *Ahlul Bayt* and keep away the *Najasat* (impurities). Allah at that request immediately sent Gabriel to reveal to Muhammad that all the five under the cloak are dearest and closest to Allah and they are *Taher* (purest of the pure) without any traces of impurities.[7]

Political Application

The hadith of the cloak and the purification verse was utilized at various times by the *Ahlul Bayt* to assert their claims to political and spiritual leadership of the Muslim community. For example, at the gathering that was convened after the death of Umar in 644 to select a caliph, Ali made the following argument: "Is there any among us apart from myself concerning whom the "purification verse" was revealed?" When they answered "no" he proceeded:"The People of the House are overflowing with abundant virtue, for the Quran says, *"Allah wishes to remove all filth and impurity from you O House of the Prophet, and to render you utterly free of pollution."* (33:33) Allah has therefore removed from us all evil, outer and inner, and placed us firmly on the path of truth and righteousness.[8]

Sunni View

Some Sunni scholars remark that the "purification verse" was revealed concerning five people: Muhammad, Ali, Fatimah, Hasan and Husayn.[9] Others maintain that the "purification verse" cannot refer to the inerrancy of the Imams because the context in which it occurs relates to the wives of Muhammad and necessitates that it, too, should refer to them, or that at the very least they cannot be excluded from the category it addresses. If it were to imply inerrancy, then the wives of Muhammad would also have to be inerrant, a belief that Sunni scholars do not hold. Shia scholars, however, do believe in the infallibility of Muhammad.

Nevertheless, according to the Sunni historian al-Tabari, the term *ahl al-bayt* refers to ‘Ali, Fatima, Hasan, and Husayn. In reference to verse 33:33, L. Veccia Vaglieri, in her *Encyclopedia of Islam* article entitled "Fatima", writes:

"[…] the preceding verses contain instructions to the wives of Muhammed, and there the verbs and pronouns are in the feminine plural; but in this verse, addressed to the People of the House, the pronouns are in the masculine plural. Thus, it has been said, it is no longer a question of Muhammed’s wives, or of them alone…. The expression Ahl al-bayt can only mean “Family of the Prophet”."

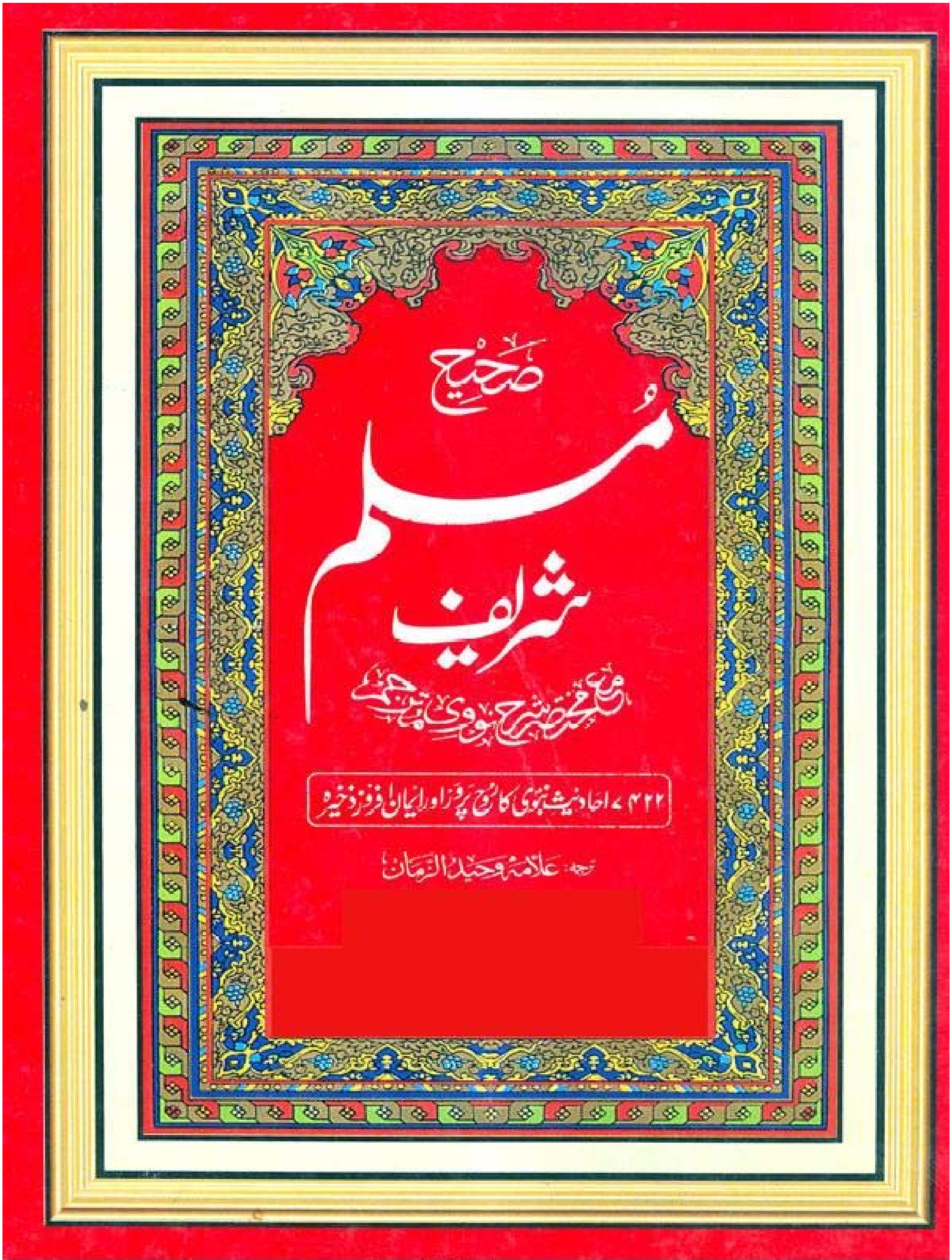
صحیح
مسلم
شریف
مع مختصر شرح نووی مترجم
۴۲۲۷ احادیث نبوی کا روح پرور اور ایمان افروز ذخیرہ
ترجمہ: علامہ وحید الزمان

نام کتاب

صحیح مسلم شریف

مع مختصر شرح نووی ترجمہ

تالیف: امام مسلم بن الحجاج

ترجمہ: علامہ وحید الزمان

جلد: ششم

تاریخ اشاعت: اگست ۲۰۰۴ء

مطبوعہ: علی آصف پرنٹرز لاہور

ملنے کا پتہ

نعمانی کتب خانہ

لاہور

E-mail: nomania2000@hotmail.com

NOMANI

COPY RIGHT

All rights reserved

Exclusive rights by nomani kutab khana Lahore Pakistan. No part of this publication may be translated, reproduced, distributed in any form or by any means or stored in a data base retrieval system, without the prior written permission of the publisher.

النَّبِيِّ صَلَّي اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ هَذَا قُدَّامَهُ وَهَذَا خَلْفَهُ.

لے گیا حجرہ نبوی تک ایک صاحبزادے آپ کے آگے تھے اور ایک پیچھے۔

بَاب فَضَائِلِ أَهْلِ بَيْتِ النَّبِيِّ صَلَّي اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ

باب: اہل بیت کی فضیلت

٦٢٦١- عَنْ عَائِشَةَ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّي اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ غَدَاةً وَعَلَيْهِ مِرْطٌ مُرَحَّلٌ مِنْ شَعْرٍ أَسْوَدَ فَجَاءَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ فَأَدْخَلَهُ ثُمَّ جَاءَ الْحُسَيْنُ فَدَخَلَ مَعَهُ ثُمَّ جَاءَتْ فَاطِمَةُ فَأَدْخَلَهَا ثُمَّ جَاءَ عَلِيٌّ فَأَدْخَلَهُ ثُمَّ قَالَ إِنَّمَا يُرِيدُ اللهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمْ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا.

۶۲۶۱- ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ صبح کو نکلے اور آپ ایک چادر اوڑھے ہوئے تھے جس پر کجاووں کی صورتیں یا ہانڈیوں کی صورتیں بنی ہوئی تھیں کالے بالوں کی اتنے میں سیدنا حسنؓ آئے آپ نے ان کو اس چادر کے اندر کر لیا پھر سیدنا حسین آئے ان کو بھی اندر کر لیا پھر فاطمہ زہرا آئیں ان کو بھی اندر کر لیا پھر حضرت علی آئے ان کو بھی اندر کر لیا بعد اس کے فرمایا انما یرید اللہ لیذھب عنکم الرجس اھل البیت ویطھرکم تطھیرا یعنی اللہ تعالیٰ جل جلالہ چاہتا ہے کہ دور کرے تم سے ناپاکی کو اور پاک کرے تم کو اے گھر والو!

بَابٌ مِّنْ فَضَائِلِ زَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ وَ ابْنِهِ أُسَامَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَي عَنْهُمَا

باب: زید بن حارثہ اور اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما کی فضیلت

٦٢٦٢- عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ مَا كُنَّا نَدْعُو زَيْدَ بْنَ حَارِثَةَ إِلَّا زَيْدَ بْنَ مُحَمَّدٍ حَتَّى نَزَلَ فِي الْقُرْآنِ ادْعُوهُمْ لِآبَائِهِمْ هُوَ أَقْسَطُ عِنْدَ اللهِ.

۶۲۶۲- عبداللہ بن عمر سے روایت ہے ہم زید بن حارثہ کو زید بن محمد کہا کرتے تھے (اس وجہ سے کہ آپ نے ان کو متبنیٰ کیا تھا) یہاں تک کہ قرآن میں اترا پکارو ان کو ان کے باپوں کی طرف نسبت کر کے یہ اچھا ہے اللہ کے نزدیک۔

(۶۲۶۱) ☆ یہ آیت تطہیر ہے اس کے اول اور آخر ازواج مطہرات کا بیان ہے اور ان کی طرف خطاب ہے اس آیت کے بعد یہ ہے واذکرن ما یتلی فی بیوتکن عطف کے ساتھ جو صریح ہے ازواج کے ساتھ خطاب کرنے میں اس صورت میں یہاں اہل بیت سے خاص ازواج مراد تھے پر آپ نے ان لوگوں کو بھی شریک کر لیا تاکہ پاکی میں وہ بھی شامل ہو جائیں اور یہ قول کہ آیت تطہیر لوگوں سے خاص ہے اور ازواج مطہرات اس میں داخل نہیں ہیں سیاق و سباق قرآنی سے بعید معلوم ہوتا ہے اور اس میں زیادہ گفتگو کرنے کی کوئی ضرورت نہیں کیونکہ یہ امر بہر حال ثابت ہے کہ سیدنا حسن اور سیدنا حسین اور علی اور فاطمہ زہراؓ آیت تطہیر میں داخل ہیں۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

SAHIH MUSLIM

Translator: Abd-al-Hamid Siddiqui

About the author:

Imam Muslim (Muslim ibn al-Hajjaj) was born in 202 AH in Naysabur (817/818CE) and died in 261AH (874/875CE)also in Naysabur. He traveled widely to gather his collection of ahadith (plural of hadith), including to Iraq, Saudi Arabia, Syria and Egypt. Out of 300,000 hadith which he evaluated, approximately 4,000 were extracted for inclusion into his collection based on stringent acceptance criteria. Each report in his collection was checked and the veracity of the chain of reporters was painstakingly established. Sunni Muslims consider it the second most authentic hadith collection, after Sahih Bukhari. However, it is important to realize that Imam Muslim never claimed to collect all authentic traditions as his goal was to collect only traditions that all Muslims should agree on about accuracy.

Document Information:

1st edition

Edited by: Mika'il al-Almany

Created: 2009-10-02 17:41:54

Last modified: 2009-11-05 22:38:59

Version: 0911052238593859-30

Book 031, Number 5954:

Iyas reported on the authority of his father: I (had the honour of) leading the white mule on which rode Allah's Apostle (may peace be upon him) and with him were Hasan and Husain, till it reached the apartment of Allah's Apostle (may peace be upon him). The one amongst them was seated before him and the other one was seated behind him.

Chapter 9: Thee merits of the family of the prophet (may peace be upon him)

Book 031, Number 5955:

'A'isha reported that Allah's Apostle (may peace be upon him) went out one norning wearing a striped cloak of the black camel's hair that there came Hasan b. 'Ali. He wrapped hitn under it, then came Husain and he wrapped him under it along with the other one (Hasan). Then came Fatima and he took her under it, then came 'Ali and he also took him under it and then said: Allah only desires to take away any uncleanliness from you, O people of the household, and purify you (thorough purify-ing)

Chapter 10: Merits of Zaid b. Hari'th and Usama b. Zaid (allah be pleased with them)

Book 031, Number 5956:

Salim b. 'Abdullah reported on the authority of his father: We were in the habit of calling Zaid b. Harith as Zaid b. Muhammad until it was revealed in the Qur'an:" Call them by the names of their fathers. This is more equitable with Allah" (This hadith has been transmitted on the authority of Qutaiba b. Sa'd)

Book 031, Number 5957:

This hadith has been narrated on the authority 'Abdullah through another chain of transmitters.